31744 31744

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام و علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ

سوال : میں نے کافی عرصہ پہلے اپنی مسجد میں ایک قاری صاحب کو بطور امام اور مدرس مقرر کیا تھا کافی عرصہ گزرنے کے بعد قاری صاحب نے فرمایا میں امامت نہیں کرواسکتا میری شرعی عذر ہے۔ امامت میرے بیٹے یا شاگرد کریں گے میں نے ان سے کہا امامت کیلئے ہم عالم دین رکھنا چاہتے ہیں جو ہمیں مسائل وغیرہ بھی بتائے گا اور درس قرآن اور درس حدیث بھی دیا کرے گا اور مسجد میں کمیٹی مقرر کرنا چاہتے ہیں جس کے مشورے سے مسجد کا نظام چلے گا۔ لیکن قاری صاحب اسی بات پر بگڑ گئے انہوں نے شور برپا کر دیا کہ کمیٹی ہماری ہے اور امامت بھی ہم خود کریں گے اور اسی دوران درس گاہ کے اوپر بچوں کیلئے رہائش گاہ بنی ہوئی تھی قاری صاحب نے اپنی فیملی منتقل کر کے قبضہ کر لیا اب قاری صاحب نے پوری مسجد میں اور محلے میں انتشار پھیلایا ہوا ہے کوئی بات نہیں مانتا۔ کیا قاری صاحب ان سب باتوں کا حق رکھتے ہیں؟ شریعت محمدیﷺ کی روح سے ہماری رہنمائی فرمائی جاوے۔ (جزاک اللہ)

سائل : حاجی نبی بخش کہار شادن لُنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان

[redacted] سوالات

سوال نمبر ۱ = قاری صاحب جو شرعی عذر کی بنا پر امامت سے فارغ ہیں وہ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ آئندہ امام مسجد میں خود مقرر کروں گا جو خود مقرر شدہ ہیں جناب دار الافتاء فرمائیں امام کی تقرری کا اختیار امام صاحب کو ہے یا امام مسجد متولی مدرسہ و مسجد کرے گا۔

سوال نمبر ۲ = مسجد و مدرسہ کی مجلس شوریٰ (کمیٹی) کی تشکیل متولی مسجد و مدرسہ کی ذمہ داری ہے یا تشکیل کمیٹی امام کا حق ہے

سوال نمبر ۳ = امام کا مسجد و مدرسہ پر قابض ہونا غاصبوں میں شمار ہوگا اور ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے۔

الجواب: مسجد مدرسہ وقف ہیں عبادۃ کی جگہیں ہیں کسی کی ذاتی جائیدادیں نہیں ہیں۔ اس میں جھگڑے شروع کئے جائیں نظام چلانے والے باہم ذاتیات پر آجائیں تو احتیاط کا تقاضی یہ ہے کہ اہل حل عقد فریقین کو بے داخل کرکے کسی صالح صاحب تقوی شخص کو یہ ذمہ داری حوالے کریں تاکہ نماز پنجگانہ اور اشاعت قرآن کریم کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

کتبہ
محمد عمیر عفی اللہ عنہ
از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا
۲.۲.۱۴۴۲

الجواب [illegible]
[illegible]
۲.۲.۱۴۴۲ھ

دار الافتاء

Scanned with CamScanner